بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک

از: مولوی صادق الاسلام صاحب مدظلہ

رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ خلیل بن احمد نحوی کا قول ہے کہ یہ "رمضاء" سے مشتق ہے۔ رمضاء وہ بارش ہے جو موسم خریف سے پہلے ہوتی ہے اور زمین کو غبار سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ بھی جسم و رُوح کو پاک صاف کر دیتا ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ رمضان اصل میں اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور اسی پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالےٰ کی رحمت کے سامنے گناہ گاروں کے گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس مہینہ کی برکتوں کی وجہ سے گناہ گاروں کے گناہ جل جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر للرازی۔ ص ۱۸۱، ج ۲)

کسبِ حسنات کا مہینہ

جس طرح بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے، مثلاً بہار کا موسم آتا ہے تو ہر طرف روئیدگی نظر آتی ہے حدِ نگاہ تک سبزہ ہی سبزہ آنکھوں کی لذّت کو دوبالا کرتا ہے۔ وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ تھے، بہار کا موسم آتے ہی سبز جوڑا پہن کر جوان ہو جاتے ہیں، زمین جو آفتاب کی تمازت سے جل کر اپنی صلاحیت کھو بیٹھی تھی۔ اس میں صلاحیت عود کر آتی ہے۔ اگر دانے بکھیر دیئے جائیں تو چند دنوں میں سرسبز و شاداب پودے نظر آنے لگتے ہیں، اسی طرح رمضان کا مہینہ بھی اللہ تعالےٰ کی عنایتِ بے پایاں اور رحمتِ بیکراں کا مظہر ہے جو اس مہینہ میں بارش کی طرح برستی ہے۔ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ (الترغیب الترهیب)

اس ماہِ مبارک کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا ہے
اور آخری عشرہ دوزخ سے آزاد ہونے کا ہے۔

یعنی انسان گیارہ مہینوں تک گناہوں میں مبتلا رہتا ہے تو دوزخ کا مستحق بن جاتا ہے، رمضان آتے ہی پورے دس دن تک اس پر اللہ تعالےٰ کی رحمتیں برستی رہتی ہیں مسلسل دن کے روزوں سے اپنی خطاؤں کا احساس ہوتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور گناہوں کی بخشش کی جاتی ہے مزید دس دن کے روزوں سے جب انسان میں ضعف وانکسار آجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی رحمت موجزن ہوتی ہے اور گناہوں سے پاک صاف کرکے جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

رمضان کا پورا مہینہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں سے بھرپور رہتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ایک رات ایسی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے جس کے بارے میں قرآن حکیم نے فرمایا کہ:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے (پ۳۰ سورۂ قدر)

جو شخص موسم آنے پر دانے بکھیرتا ہے اور محنت کرکے خزینہ بھر لیتا ہے اس کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے اور جو سستی کرتا ہے بالآخر کفِ افسوس ملتا ہے۔ یہی حال طالبانِ آخرت کا ہے۔ ان کے لئے رمضان ایک بڑی قیمتی چیز ہے جس نے اس ماہ کو گنوا دیا پچھتائے گا۔ رمضان آخرت کی کمائی کا موسم ہے جس میں انسان محنت کرکے بڑے بڑے اجر و ثواب حاصل کرلیتا ہے۔ عقلمند لوگ اس کو غنیمت سمجھتے ہیں اور آخرت کی کمائی میں لگ جاتے ہیں۔ بیوقوف غفلت میں دن کھو کر محروم رہ جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کی برکات

اللہ تعالےٰ نے اس ماہِ مبارک کو جب سے لیل ونہار کے نظام میں شامل فرمایا ہے اسے عجیب وغریب برکات وتجلیات سے نوازا ہے اور خاک کے پتلے کی روحانی صلاح اور تہذیبِ نفس کے لئے جب کبھی کوئی آسمانی تحفہ اُتارا ہے اس کے لئے اسی ماہِ مبارک کا انتخاب فرمایا ہے صحفِ ابراہیم سے لے کر قرآن کریم تک تمام روحانی

تحفے یعنی احکامِ ربانی اور قوانینِ الٰہی پر مشتمل کتب اور صحف سب اسی ماہِ مبارک میں نازل ہوئے :-

عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انزلت صحف ابراھیم فی اول لیلۃ من شھر رمضان والتوراۃ لست مضین منہ والانجیل لثلاث عشرۃ والقران لاربع وعشرین

(البحر المحیط لابی حیان، ص ۴۰، ج ۲)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے ماہِ رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تورات ۶ رمضان کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل ۱۳ رمضان کو فرشِ خاکی پر رہنے والے خاکی انسان تک پہنچیں اور قرآن مجید بھی اسی ماہ کی چوبیس کو نازل ہوا"

جیسا کہ فرمایا :

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۔ (البقرۃ آیت ۱۸۵ پ۲)

"رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں"

اس ماہ کے خصائص اور فضائل

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۳)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ

صُفِّدت الشیاطینُ (رواہ البخاری والترمذی الترغیب والترھیب)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب رمضان شریف آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین مقید کر دیئے جاتے ہیں ۔"

وقال النّبی صلے اللہ علیہ وسلم (فی حدیث طویل) ویقول اللہ عزّ وجل فی کل لیلۃ من شہر رمضان لمنادینادی ثلاث مرات ھل من سائل فاعطیہ مسئولہ ھل من تائب فاتوب علیہ ھل من مستغفر فاغفرلہ الخ (الترغیب والترھیب ۔ص ۸۰ ج ۲)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی تین بار پکارتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا تاکہ اسکی مغفرت کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی حاجت مانگنے والا جس کی حاجت پوری کروں ۔

ایک حدیث میں یوں بھی ہے کہ خدائے پاک کا منادی ہر رات یوں پکارتا ہے:
يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ۔
اے خیر کے طلب کرنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کے طلب کرنے والے بس کر

وعن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقی درجۃ قال اٰمین فلما ارتقی الدرجۃ الثانیۃ قال اٰمین فلما ارتقی الثالثۃ قال اٰمین فلما نزل قلنا یا رسول اللہ لقد سمعنا منك الیوم شیئا ما کنا نسمعہ قال ان جبریل عرض لی فقال بعد من ادرك رمضان فلم یغفرلہ قلت اٰمین فلما رقیت الثانیۃ قال بعد من ذکرت عندہ فلم یصل علیك فقلت اٰمین فلما رقیت الثالثۃ قال بعد من ادرك ابویہ الکبر عندہ اواحدھما فلم یدخلاہ الجنۃ قلت اٰمین :

(الترغیب والترھیب ۔ص ۶۶ ج ۲)

"حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پہ قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپؐ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیلؑ میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاوے اور وہ جنت حاصل نہ کرے میں نے کہا آمین ۔۔۔" (ماخوذ)

ڈاکٹر اسرار احمد

کے دروس قرآن حکیم اور خطابات کے
نشر القرآن کیسٹ سیریز، کراچی میں حسب ذیل پتہ پر دستیاب ہیں شائنگ ٹریڈرز۔ رفیع مینشن بالمقابل آرام باغ۔
شاہراہ لیاقت - کراچی، فون ۲۱۴۷۰۹